غریب کی دنیا

❁ सं० ग़रीब की दुनिया ❁

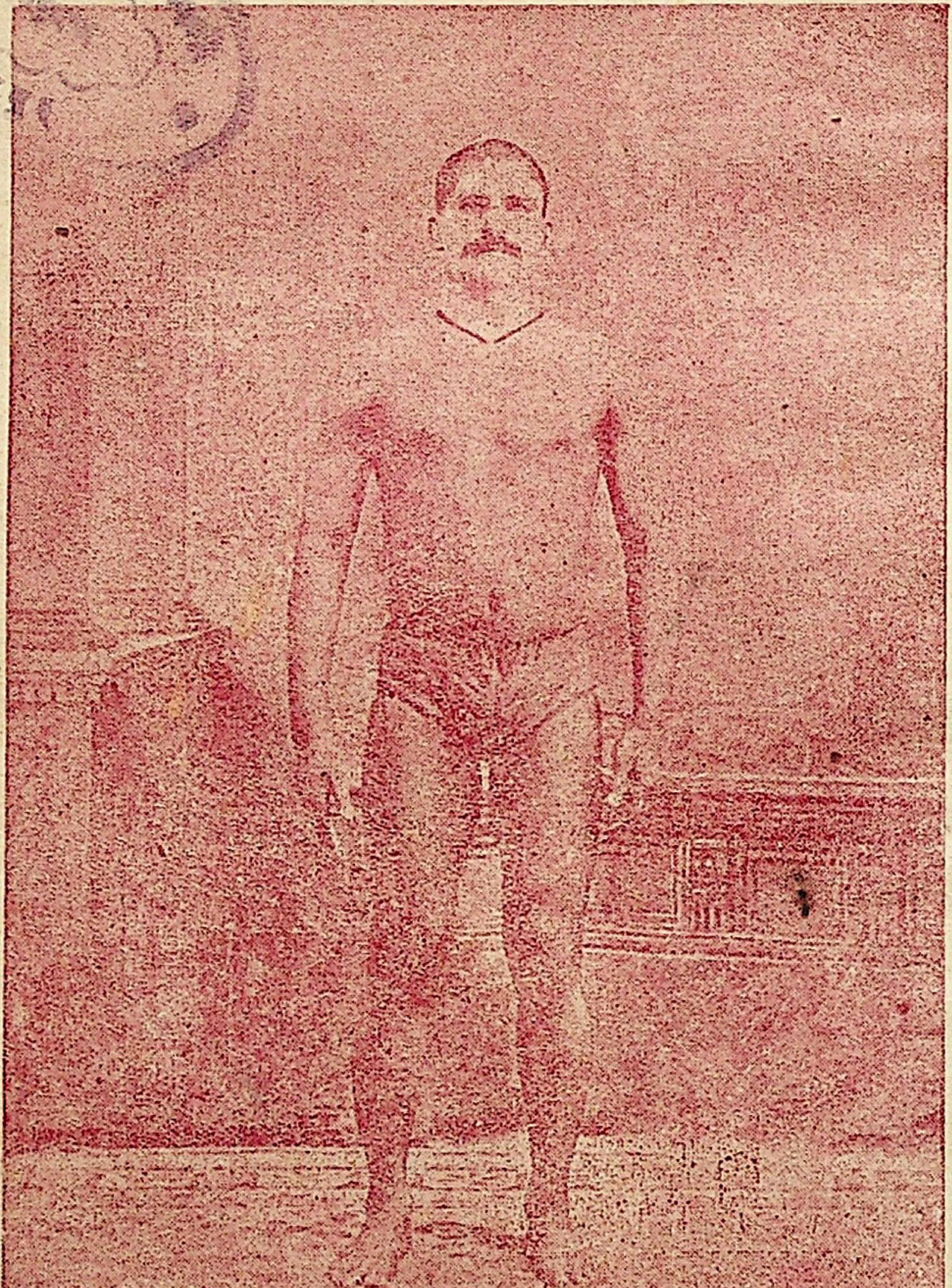

श्रीकृष्ण पहलवान कानपुर

مصنفہ شری گرشن کھتری۔

ساتویں بار ۸۰۰۰] سنہ ۱۹۵۱ ع قیمت ۹ آنہ

بغیر مہر کے کتاب چوری کی سمجھی جاویگی۔

Taj Tahir Foundation

استاذی سید امتیاز علی تاج کی خدمت میں - ابوالحسن نغمی
۴ مارچ ۱۹۵۴ء

اوم

سانگیت

غریب کی دنیا

کورس - داتا تو ہے سب کا پالن ہارا۔ داتا تو ہے ۔ جن و بشر زمیں پہ ملک آسمان پر۔ دونوں کے سر جھکے ہیں تیرے۔ آستاں پر۔ ماہر جہان میں ہے نہ کسی چیز کی کمی۔ وہ کتنا مہربان ہے اہل جہان پر۔ بنتی کرت ہیں ہم سب تیری۔ جگ کا پیارا سب سے نیارا۔ داتا تو ہے سب کا پالن ہارا۔

رنگا

دوہا۔ رام نگر ہے ہند میں شہر فدائے جور!
سیٹھ دھنی اِک تھے وہاں شیام لال مشہور!

چوبولہ دھن کو ہر دم خوب جمع کرنے کا کام تھا ان کا!
بخیل اور کنجوسوں میں ہر سمت نام تھا ان کا!
رام لال اِک لڑکا رشک گل اندام تھا اُن کا!
دیا دان میں کرن پسر مشہور نام تھا اُن کا!

غزل جب دم سوال کرتا تھا اس سے کوئی بشر!
دیتا تھا اُتنا جتنا کوئی مانگتا تھا زر!
لیکن وہ تنگ رہتا تھا کنجوس باپ سے!
ہر وقت جو کہ مرتا تھا دولت کے نام پر!
وہ دان اک کوڑی بھی کرتا تھا نا کبھی!
دولت کو اپنی اپنا سمجھتا تھا ایشور!
برسا نہ پانی جب سے وہاں کال پڑ گیا!
فاقوں میں لوگ کرنے لگے زندگی بسر!

Taj Tahir Foundation

فریاد آکے گاؤں سے کرتے ہیں کچھ کسان!
گؤوں کی بھوک دیکھ نہ سکتے تھے وہ بشر
ہوتا ہے دان دے کے مصیبت میں مبتلا!
گھر سے نکالتا ہے اُسے اس کا خود پدر!

دوہا۔ پاس نرانی موتی! ملے گی سوکھی روٹی
گیان گیانی سے پایا
شری کرشن ہے دوست وہی مشکل میں کام جو آیا!

(مکان شیام لال) (رام لال کا کرسی پر اخبار پڑھنا۔ منیم جی کا پاس بیٹھا ہونا)

سہیلیوں کا گانا۔

تم ملو غیروں سے ہم دیکھا کریں!
جان اس غم میں نہ دیں تو کیا کریں!
جان دیں گے جب نہ اٹھیں گے ستم!
یہ نہ ہوگا ہم تیرا شکوہ کریں!
تم کو چاہیں یا کریں یادِ خدا
زندگی دو دن کی ہے کیا کیا کریں!
آرزو یہ ہے بٹھا کر سامنے!
ہر گھڑی ہم آپ کو دیکھا کریں!
بات تک ماہر وہ اب کرتے نہیں!
اُن سے اظہار تمنا کیا کریں!

ملازم

ڈرامہ۔ بابو جی چند کسان آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

رام لال۔ ڈرامہ۔ اُن کو آنے دو۔

(ملازم کا جانا اور کسانوں کا آنا) کسانوں کا

دوہا۔ رام لال مشہور تم دانی دیان دھان!
آئے ہیں سب دُکھ بھرے، کرنے حال بیان!

غزل۔ فلک کے ہم ستائے ہیں یہاں فریاد لائے ہیں!
قحط پڑنے سے کیا تبلائیں جو صدمے اٹھائے ہیں!
ہمیں فاقے ہوا کرتے ہیں اس کا غم نہیں کرتے

Taj Tahir Foundation

گئو ماتا کی خاطر مانگنے ہم بھیک آئے ہیں!
ہزاروں بے زباں جو جانور تھے مر گئے بھوکے!
بڑا ہے وقت مشکل کا جو اپنے تھے پرائے ہیں!
اگر کچھ دان دو گے جان بچ جائے گی گؤوں کی!
تمھیں سے آس رکھتے ہیں تمھیں سے لو لگائے ہیں!
کرو پرماتما کے واسطے اچھا میری پوری
بڑے دھن دان ہو یہ سُنکے ہم لوگوں سے آئے ہیں۔

رام لال

ڈرامہ۔ بھائیو اس وقت مجھ کو دھن پر اختیار نہیں ہے۔ پتاجی نے دینے والے ہاتھوں میں حکم کی زنجیریں ڈال رکھی ہیں۔ مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ امداد ضرور کر سکتا ہوں۔ بتاؤ کیا مانگتے ہو۔

کسان

مہاراج صاحب گئو رکھشا کے واسطے ایک ہزار روپیہ۔

رام لال

ڈرامہ۔ منیم جی۔ ایک ہزار روپیہ دے دو۔
منیم جی۔ ڈرامہ۔ ایک روپیہ۔
رام لال ڈرامہ۔ نہیں ایک ہزار روپیہ

منیم جی

ڈرامہ۔ بابو جی اگر آپ اتنے چھوٹے چھوٹے کاموں میں ایک ایک ہزار روپیہ دان دینگے تو چند روز میں جو گھر میں دولت ہے اُسکا صفایا ہو جائے گا۔
رام لال ڈرامہ۔ پرماتما اور دے گا۔

منیم جی

ڈرامہ۔ اگر پرماتما ایسے ہی دے دیا کرتا تو یہ لوگ آپ کے پاس اتنی دُور سے نہیں آتے۔

رام لال

ڈرامہ۔ بس بک بک مت کرو۔ جلد روپیہ دے دو۔
(منیم جی کا روپیہ لاکر دینا۔) کسان
ڈرامہ۔ بولو رام لال کی جے۔ جے۔
(سب کسانوں کا جانا)

Taj Tahir Foundation

منیم جی

ڈرامہ۔ ایک ہزار روپیہ کی عوض میں صرف جے جے

(باہر سے آواز آنا)

سادھو۔ باپ اس کا ہے غافل انسان
دکھ کی ساتھی ہوتی ہے ماں
دنیا کے گورکھ دھندے میں
کیوں پڑ کے ہوا ہے تو حیراں۔

رام لال

ڈرامہ۔ منیم جی اس سادھو کو بلاؤ!

(منیم جی کا سادھو کو بلانا) رام لال

گرو جی وہ کیا گا رہے تھے ترانہ!
کہ جس کا ہر ایک لفظ ہے اک خزانہ!
کہوں کیا بہت دل کو بھایا ہے میرے!
برائے کرم وہ سنا دیجے گانا!

سادھو

گانا۔ تو بچا سنے گا میرا کیا ترانہ!
ہزاروں کی قیمت کا ہے یہ فسانہ
اگر دس ہزار آپ دیویں گے پہلے!
تو بعد اس کے تجھ کو سنا دوں گا گانا

رام لال

ڈرامہ۔ منیم جی سادھو جی کو دس ہزار روپیہ دے دو۔

منیم جی

ڈرامہ۔ میں، اب آپ کے پتا جی کی آگیا کے بغیر اک پائی بھی نہیں دوں گا!

رام لال ڈرامہ۔ میں تم کو حکم دیتا ہوں۔

منیم جی!

ڈرامہ۔ مگر میں آپ کا حکم نہیں سنتا!

گانا۔ انہیں دس ہزار آپ نظر کر رہے ہیں!

یہ آپ اپنے حق میں برا کر رہے ہیں
پتا جی سنیں گے تو ناراض ہوں گے!
ذرا سوچئے آپ کیا کر رہے ہیں!

رام لال

گانا۔ میرے ہاتھ میں ہے پتا کا منانا!
مگر پھر گرو جی کا ہوگا نہ آنا!
حقیقت میں انمول ہیں شبد ان کے!
سنا آج تک میں نے ایسا نہ گانا!

منیم جی

گانا۔ کہاں دس ہزار اور کہاں ایک گانا
بھلا کچھ ہے فیاضیوں کا ٹھکانا
اگر یوں ہی دھن کو لٹاتے رہو گے
پتا جی کا کردو گے خالی خزانہ

رام لال

گانا۔ میں بچہ نہیں ہوں کرو جو نصیحت!
میں رکھتا ہوں تم سے زیادہ لیاقت!
کسی کی پریشانیوں پر نظر کر!
گرو جی یہ کیا جانے کیا ہو مصیبت!

منیم جی

گانا۔ یہ لو چابیاں مجھ سے کریئے نہ حجت!
لٹا دو جہاں تک لٹانا ہے دولت!

(چابیاں پھینک کر الگ کہنا)

گانا۔ ابھی جا کے کہتا ہوں ان کے پتا سے
ابھی جان پر ان کے آتی ہے آفت

(منیم جی کا جانا رام لال کا سادھو جی کو روپیہ دینا)

رام لال

ڈرامہ۔ گرو جی لیجئے اور منیم جی کی باتوں کو برا نہ مانیئے وہ پرانا ملازم ہے

سادھو

گانا۔ بابا آس کا ہے غافل انساں

Taj Tahir Foundation

دُکھ کی ساتھی ہوتی ہے ماں !
دنیا کے گورکھ دھندے میں !
کیوں پڑ کے ہوا ہے تو حیراں
دل کی آنکھوں کو کھول کے تو چلنا دنیا کی راہوں سے
نر ہے تو بہن ہوگی پرساں - نر ہے تو بہن ہوگی پرساں
ساتھی کی ہوتی ہے عورت اس میں نہ کبھی کرنا غفلت !
ورنہ تم کو اس دنیا میں حیرانی کے ہوں گے ساماں !
جب مشکل میں پھنس جاؤ گے جو دوست ہے وہ کام آویگا !
دُکھ کا گھر ہے یہ بزم جہاں دُکھ کا گھر ہے یہ بزم جہاں !
جو سو ویگا وہ کھووے گا جو جاگے گا وہ پاوے گا !
نہیں جھوٹ گرو کا یہ فرمان - نہیں جھوٹ گرو کا یہ فرمان !

(سادھو کا جانا)

رام لال

کانپوری - کتنا سندر تھا وہ گانا بے چین کیا ! ......
جس نے دل کو - سادھو جی بھی ہیں چھوڑ گئے
افسوس تڑپتا بسمل کو -

شیام لال

(آکر)

بحر طویل

تو نے گیارہ ہزار کا دان دیا یعنی دنیا میں حاتم سے تو بڑھ گیا - ایسی عادت ہمیشہ رہی جو تیری خالی کر دے گا ایک دن خزانہ میرا -

رام لال

بحر طویل - دان دیتا غریبوں کو ہے جو بشر - خوش پتا اس سے رہتا ہے پرماتما اس کا خالی خزانہ ہوا نہ کبھی دان دیتا رہا جو جہاں میں سدا

شیام لال

بحر طویل - اس طرح سے کوئی دان کرتا نہیں کیا ہے، دولت تجھے اس کا بھی دھیان ہے ہے قیام اس کا گھر میں امیروں کے ہی یعنی دولت کی دنیا میں یہ شان ہے -

رام لال

بحر طویل - شان یہ ہے کہ رہتی ہمیشہ نہیں - دھیان اسپہ کبھی بھی پتا جی کیا اس کو اچھا کوئی بھی سمجھتا نہیں جو جہاں میں ہے دولت پہ انساں فدا

شیام لال

بحر طویل۔ اس کی عزت نہیں اس کی عظمت نہیں، جس کے قبضے میں دنیا میں دولت نہیں۔ تو سمجھتا نہیں زر کو۔ اچھا اگر یہ سراسر تیری کیا حماقت نہیں

سام لال

بحر طویل۔ بیوفائی کے طور آتے مجھ کو نہیں۔ ان طریقوں سے میں منزلوں دور ہوں۔ دکھ غریبوں کا میں دیکھ سکتا نہیں۔ کیا کروں۔ دل سے میں اپنے مجبور ہوں۔

شیام لال

بحر طویل۔ لوگ رکھتے ہیں اپنی غرض سے غرض سب کو مطلب ہے۔ بس اپنے آرام سے! دوسروں کی مصیبت میں کیا واسطہ کام کیا۔ اُن کی گردش ایام سے۔

سام لال

بحر طویل۔ کام آیا کسی کے مصیبت میں میں نے فرض انسانیت کا ادا کر دیا آپ کا دھن سمجھتا تھا میں اپنا دھن اس لئے دان میں نے پتا کر دیا

شیام لال

بحر طویل۔ کبھی گھر سے نکل کر نہ کی نوکری۔ میری دولت ہمیشہ اُڑاتا رہا ایک پیسہ کما کر نہ لایا کبھی گھر میں رہ کر حرام کی کھاتا رہا

سام لال

بحر طویل۔ نوکری کر کے میں واں کا روپیہ پائی پائی پتا جی کرونگا ادا اس قدر کس لئے ہو رہے ہو خفا، اس لئے کس قدر ہو رہے ہو خفا

شیام لال

بحر حمنہ۔ نوکری کر کے دے میری ساری رقم
بعد میرے رکھنا تو گھر میں قدم

شعر۔ قدر دولت کی سمجھے بس ہو گی اسدم دیکھنا
در بدر جب ٹھوکریں کھائے گا پیہم دیکھنا
اپنی قسمت پہ تو روئے گا دم بدم!

رام لال

خمسہ۔ دے گا کھانے کو وہ جس نے پیدا کیا!
مجھے بھوکا نہ رکھے گا پرماتما!

شعر۔ بے حقیقت چیز دولت ہے میں چاہت کیا کروں!
مرد کے ہاتھوں کا زر ہے میں الفت کیا کروں!
وہی ہوگا جو تقدیر میں ہے لکھا! دے گا.....

شیام لال

شعر۔ بس نہیں ہے حکم میرے گھر میں جانے کے لئے
اب کہاں سے لائے گا کھانا تو کھانے کے لئے
لب پہ آئے گا اب تیرا فاقوں سے دم۔ نوکری....

رام لال

شعر۔ میں نکل کر گھر سے بھوکا رہ نہیں سکتا پتا!
دے گا وہ پتھر میں جو کیڑوں کو دیتا ہے غذا!
کبھی چھوڑوں گا میں نہیں۔ رسم وفا! دے گا.....

شیام لال

شعر۔ جس طرح سے ہے کھڑا یوں ہی میرے گھر سے نکل!
تجھ کو کپڑے بھی نہ لینے دونگا کر اس پر عمل!
تجھ سے رخصت ہوا تیرا جاہ و حشم! نوکری.....

رام لال

شعر۔ میرے کپڑوں کی نہیں، مجھ کو ضرورت اے پتا!
اپنی ماتا سے ملوں۔ اتنی مجھے دیجئے رضا!
یہی رکھتا ہے حسرت دل غمزدہ! دیگا.....

شیام لال

شعر۔ تیری ماتا کو اسی جا پر بلا دیتا ہوں میں
اس کی صورت دیکھ لے تجھ کو دکھا دیتا ہوں میں
یہاں جوش محبت میں جانا نہ جم۔ نوکری.....
(ایک نوکر کی طرف اشارہ کرکے)

ڈرامہ۔ جاؤ کملا کو بلا لاؤ!

(کملا کا آنا)

کملا۔ بحرطویل۔ مجھ کو بلوایا ہے اس گھڑی کس لئے لال میرے سے شاید خطا کوئی کی۔ پتر ہے اس پہ غصہ نہ یوں کیجئے بات سوامی جو ہونا تھی وہ ہو گئی!

شیام لال

بحرطویل۔ گیارہ ہزار اس نے اڑا ڈالے ہیں ٹھیک اس کا نہیں ہے چلن لے خبر گھر میں زنہار رکھنے کے قابل نہیں۔ مجھ کو مفلس یہ کر دے گا اک دن پسر

کملا

آپ کے چھو کے چرنوں کو کہتی ہوں میں۔ بخش دو اک دفعہ اور اس کی خطا۔ اب اگر پھر کوئی کام ایسا کرے دل میں جو آئے سو اس کو دینا سزا

شیام لال

بحرطویل۔ بخش دوں میں وہ خطا یہ، نہیں اب تیرا مجھ کو سمجھانا بیکار ہے رحم میں اسپہ کرنے کو ہرگز نہیں۔ اس کو میں گھر میں رکھ لوں یہ دشوار ہے۔

کملا

بحرطویل۔ کوئی اس کے سوا میرا لڑکا نہیں یہ جفا نہ کرو۔ یہ جفا نہ کرو ہیچ دولت کے خاطر میرا ان پت لال میرے کو مجھ سے جدا نہ کرو

شیام لال

بحرطویل۔ اس نے برباد کر ڈالا ایک آن میں پھر بھی اس کی محبت میں ہے مبتلا۔ کہیں جا کر کسی کی کرے نوکری تجھے جانا اگر ساتھ ہے اس کے جا۔

رام لال

بحرطویل۔ ماتا چرنوں کو چھوتا ہوں میں آپ کے نہ پتا سے لڑو میرا مانو کہا۔ ہو مناسب اگر دودھ بھی بخش دو جلد رخصت کرو مجھے دے کے دعا۔

کملا

کملا

لاؤنی۔ جی بھر کے تجھ کو دیکھ لوں میرے پیارے
ترسیں درشن کو کب تک نین ہمارے
تو جلد دکھانا صورت اپنی آکر!!
مر جائے گی تیری یاد میں تری مادر!

رام لال

لاؤنی۔ لایا جو مقدر مجھ کو تو آؤں گا!
آیا تو اپنے ساتھ میں نہ لاؤں گا!
یوں تو اے ماتا کبھی نہیں آنے کا!
دریا میں گر کر ڈوب کے مر جانے کا!

کملا

لاؤنی۔ تو بھول کے ایسا لال میری مت کرنا!
اس بات پہ میری دھیان ہمیشہ دھرنا!
تو جیتا ہے جہاں میں میں جیتی ہوں!
ہر سانس اسی امید پہ میں لیتی ہوں!

شیام لال

گانا۔ کہیں میری دولت نہ دے تجھ کو لاکر!
میرے سامنے تو نکل گھر کے باہر!

کملا

گانا۔ مجھے میرے سوامی دو اتنی اجازت!
کہ دو دے کے لڈو کروں اسکو رخصت!

شیام لال

گانا۔ تجھے دے رہا ہوں میں اتنی اجازت!
تو لڈو کو دے کر اسے کر دے رخصت!
(کملا کا جانا)

رام لال

گانا۔ نظر کچھ نہیں ہے برائی پہ میری
میری ماں کو میری ہے کتنی جہت!
(کملا کا آنا)

Taj Tahir Foundation

کملا

گانا۔ جو دیتی ہوں تم کو بچن یاد رکھنا!
میری بات رتنک چمن یاد رکھنا!
ملے تین دن جب نہ کچھ آب و دانہ!
تو اسوقت پیار سے یہ لڈو کو کھانا!

رام لال

گانا۔ نہ بھولوں گا نہ تہارا ماتا بچن یہ
تیرا یاد رکھوں گا ہر دم سخن یہ

کملا

گانا۔ کرے گا سفر چار دن جو برابر!
تو پہونچے گا اپنی بہن کے تو گھر پر!
وہ ماں جائی ہے تیری آرام دے گی!
وہ شوہر سے تم کو رکھا دے گی نوکر!

رام لال

گانا۔ یہاں سے میں جاتا ہوں اے میری مادر
میں ٹھہروں گا جا کر بہن کے ہی گھر پر
میں پر نام کرتا ہوں ماتا پتا کو!
زمیں آسماں کو اور اہل وفا کو!

(ماتا پتا کا جانا)

رام لال

گانا۔ ہو رہا ہوں دور تجھ سے آج اے پیارے وطن
چھوڑتی ہے فصل گل میں جس طرح بلبل چمن
ہر قدم پر ضبط کہتا ہے کہ وہ محو خیال!
قابل شکوہ نہیں ہے یہ تیرے رنج و محن
لوگ کہتے ہیں کہ دنیا ہے غریبوں کی بری!
دیکھیے دکھلائے کیا کیا رنج اب چرخ کہن
گھر سے باہر میری قسمت نے نکالا ہے مجھے!
رو رہی ہے میری بربادی پہ شمع انجمن!

Taj Tahir Foundation

ماہر امیدوں کی دنیا نے مٹا ڈالے مجھے
آس کا ہے باپ سادھو کا نہیں جھوٹا سخن
(مکان پکوڑی مل)

جوالا

ڈرامہ۔ اے رام تھانے تھارے کا ایسا؟ دیو ہے! جو گھر میں بیٹھے بیٹھے کھاوے ہے کہیں کمانے کو نہیں جاوے ہے پھر اس کے پاس پیسہ کہاں سے آوے یہ تو یہ جاندھرا اور اوڑھنی چھے مہینوں بھیو ہے جب لایو ہتو اسی کو آج تک دُہو دُہو کر پہنو ہو ن!

پکوڑی مل

ڈرامہ۔ (آنا) یہ سامنے کون کھڑی ہے تمہاری استری یہ بھگوان تھانے تھارے کو کیسی سندر ناری دیو ہے۔

جوالا

ڈرامہ۔ یہ کون ہے پکوڑی مل۔

پکوڑی مل

ڈرامہ۔ ہاں پیاری (پبلک سے) دوستو تمہاری استری بڑی خوبصورت ہے جس طرح گندی چیز پر مکھیا بھن بھنا کر آویں ہیں۔ اُسی طرح اس کو دیکھنے کیلئے بار بار میں گھر آجاؤں ہوں۔!
(عورت کا پکوڑی مل کو مارنا)

جوالا

ڈرامہ۔ تمہارو ستیاناس! گھر میں مرتو ہے کہیں کام کو کیوں نہیں جاوے ہے

پکوڑی مل

ڈرامہ۔ پر کام پر جانے کو کوئی ضرورت ہے۔

جوالا

ڈرامہ۔ کائیں ضرورت ہے دیکھ تھارے گھر میں نہ تو تمہارے سر میں لگانے کو تیل نہ ہونٹوں میں لگانے کو مسی اور نہ آنکھوں میں لگانے کو سرمہ۔

پکوڑی مل

Taj Tahir Foundation

ڈرامہ پر تھارے کو تیل مہتی کی کوئی ضرورت ہے۔ تو تو اسی جرای ہوئی حالت میں بھی جس کی طرف دیکھ لیوے ہے وہی عاشق ہو کر تھارے مکان کے آزو باز و چکر لگاوے ہے۔ مگر اب تو تھارے مرنے کی دعا مانگوں ہوں دعا۔

جوالا

ڈرامہ۔ جب تھارے مرنے کی دعا مانگو تو پھر تھارے سے شادی کرنے کی کائیں ضرورت تھی!

پکوڑی مل

ڈرامہ۔ پر میں تو یہ سمجھو تھو کہ تو کمائے گی اور تھارے کو کھلائے گی۔

جوالا

ڈرامہ۔ عورت کمائے اور مرد کو کھلائے تھارے کو کچھ لجا ہے کہ کی نہیں۔

پکوڑی مل

ڈرامہ۔ اری پر اس میں لجا کی کہیں ضرورت ہے یو دھندہ تو آج کل بڑے زوروں سے چالو ہے۔ بڑے بڑے سیٹھ اس کام کو کرتے ہیں۔ بس تھارے جو بازو کے گھر میں پٹیل رہتو ہے وہ نئی شادی کرکے لایو ہے اس کی عورت سے رائے صاحب کو ملا دیوے اس کی عوض میں پانچسو روپیہ دے گو پانچ سو۔

جوالا

ڈرامہ۔ اگر اس نے تھارے کو روپیو نہیں دیو تو

پکوڑی مل

ڈرامہ۔ دے گو کیسے نہیں دیکھ اس نے یہ پانچ روپیو بیانو دیو ہے۔ بیانو تو لے اس کو رکھ لے۔ اب تھارے نے چھے مہینے تک خرچ کو بولنا مت۔ (روپیہ دینا)

جوالا

ڈرامہ۔ پر چھے مہینے تک یہ روپیو کیسے چلے گی۔

پکوڑی مل

ڈرامہ۔ سب چل جائے گو اور جو رائے صاحب روپیہ دے گو سب

Taj Tahir Foundation

روپیہ کیا کروں گو

جوالا

ڈرامہ - ہاں بتا دے کیا کرو گو۔

پکوڑی مل

گانا- میں بنوا دوں گا گہنے سونے کے سب سارو

جوالا

میری عمر ہے بارہ برس کی مو پے نظر پڑے ہے سب کی

پکوڑی مل

گانا- سب روپیہ سے تمہاری گود کو بھر دوں گو

جوالا

گانا- میں بندیا لوں گی ماتھے کی: اور چوڑیاں لوں گی ہاتھے کی

پکوڑی مل

گانا- میں بنوا دوں گا گہنے سونے کے سب سارو۔

(بملا باغ نرملا اور سہیلیوں کا کھیلنا)

(گانا سہیلیوں کا)

آج گلشن میں آئی ہے کیسی بہار!
بلبلیں ہو رہی ہیں گلوں پر نثار!

شعر- آ رہا ہے سیر کرنے کون رشک ماہتاب!
ڈالیوں نے ڈال لی ہے رخ پر بیلوں کی نقاب!

گانا- سب سے کہتی ہے کویل پکار پکار۔ آج......

شعر- مسکرا کر کہہ دیا ہر اک کلی نے ماجرا!
کر رہی ہے باغ میں اٹکھیلیاں بادِ صبا!

گانا- گھورتی ہیں یہ نرگس کیسے بار بار۔ آج........

(رام لال کا پرانے کپڑوں میں پریشانی کی حالت میں بہن کے گھر آنا)
(نرملا بھانجی سے)

رام لال

گانا- آری نرملا کھیلتی ہے وہاں کیا۔
تیرا تجھ سے ملنے کو آیا ہے ماما!

Taj Tahir Foundation

نرملا

گانا نمستے ماما پرنام کرتی ہوں اس دم
دعا دیجئے نہ ہو مجھ کو کبھی غم

رام لال

گانا۔ نگہبان ہر وقت پرماتما ہے۔
ہمیشہ سکھی تم رہو یہ دعا ہے

نرملا

دوہا۔ پھٹے پرانے وستر ہیں۔ آئے ہو اس آن
حال یہ ماما کیا ہوا جاؤں میں قربان

گانا۔ یہ کیا ماجرا ہے بتا دو مقرر۔ بنائے ہوئے ہو یہ کیوں حال ابتر
۔ ذرا ٹھہر جاؤ مٹاؤ تھکاوٹ۔ ابھی ٹھنڈا پانی پلاتی ہوں لاکر
۔ ملے گا یہاں ماما آرام ہر اک۔ میں بھوجن کرا دوں لگوا دوں بستر
ابھی آئیں گی اور لیں گی بلائیں۔ خبر آپ کی دوں میں ماما کو جا کر۔

(نرملا کا جانا)

رام لال

گانا۔ آتی نہیں نظر کوئی صورت مجھے قرار کی۔ !!
ساری عنایتیں ہیں یہ چرخ ستم شعار کی !!
پھرتے ہیں آج دربدر ہو کے وطن سے بے وطن
اور جفائیں ہوں گی کیا گردش روزگار کی!
آنکھوں میں اشک بیکسی دل میں لئے ہوں اضطراب
آیا ہوں میں بہن کے گھر کیا ہو خوشی بہار کی

(بملا کا آنا)

بملا

دوہا۔ بات جو کرنا ہو کرو۔ رہ کر مجھ سے دور!
کپڑوں سے بو آ رہی۔ دھو لو انہیں ضرور

غزل میرے بھائی چلے آئے کیسے یہاں
حال کیا یہ ہوا کر دو مجھ سے بیاں

Taj Tahir Foundation

شعر. آج تو ہے دن دیوالی کا یہاں پر آئے ہو
سچ بتا دو کیا بہن کے واسطے کچھ لائے ہو
نہیں معلوم کیا ہے یہ رسم جہاں

رام لال

غزل. میں کہوں تجھ سے کیا اے بہن ماجرا!
آج دو دن ہوئے نہیں کھانا ملا!
شعر. ٹھوکریں کھاتا ہوں در در کی ہوا ہے غیر حال
باپ نے میرے دیا ہے اے بہن مجھ کو نکال!
پاس کچھ بھی نہ تھا تمہیں لاتا میں کیا!

بملا

شعر. پاس پیسہ ہو نہیں لیکن ہوا ہے یہ قصور!
کچھ تو میرے واسطے آئے تھے لانا تھا ضرور!
لٹ گیا راہ میں کیا کہیں کارواں

رام لال

شعر. پھر رہا ہوں نوکری کی لے کے اپنے دل میں آس
ماں کے کہنے سے چلا آیا بہن میں تیرے پاس
کئی گھنٹے ہوئے نہیں پانی پیا.

بملا

شعر. اس قدر ہرگز پتا کرتے نہیں تم پر ستم!
باپ کی بھیّا جدائی ہوگی کچھ تم نے رقم!
یہ مجھے ہے یقین یہ مجھے ہے گماں!

رام لال

شعر. اے بہن کب تو نے دیکھے مجھ میں چوری کے چلن
آگیا پھر کیا زباں پر بملا اب سخن!
دان کا دینا، مجھ سے ہوئی تھی خطا!

بملا

شعر. میں ابھی آتی ہوں تم ٹھہرو یہاں آرام سے!
گھر کے اندر جا رہی [illegible] ضروری کام ہے

ہوا معلوم سب مجھ کو راز نہاں

(نرملا کا جانا)

رام لال

گانا۔ فلک دل نہیں یہ دکھانے کے قابل!
ستائے جو ہم ہیں ستانے کے قابل
کہاں پاس اس وقت ہے میرے دولت!
نظر میں نہیں ہیں سمانے کے قابل
مجھے آزماتا ہے چرخ ستمگر
مگر میں نہیں آزمانے کے قابل!
سدا عیش میں دن گذارے ہیں ہم نے!
مصیبت نہیں ہم اٹھانے کے قابل!
کوئی اب جہاں میں نہیں پوچھتا ہے!
تھے آنکھوں میں ہم بھی بٹھانے کے قابل!

نرملا

(بھوجن لے کر آنا)

ڈرامہ۔ ماتاجی بھوجن لائی ہوں۔!

رام لال۔ ڈرامہ۔ کس نے دیا ہے۔

نرملا ،، ماتا جی نے!

رام لال ،، اچھا لاؤ اور پانی

نرملا ،، پانی ابھی لاتی ہوں!

(نرملا کا جانا۔ رام لال کا سوکھے ٹکڑے دیکھ کر)

رام لال

سوکھے روٹی کے ٹکڑے ۔۔۔ ہا!
کھانے کو میرے میری بہن لی ہا!
کیوں اشک نہ ہوں آنکھوں سے میرے جاری!
کی بہن نے یہ غربت میں خاطر داری!

(نرملا کا پانی لے کر آنا)

نرملا

ڈرامہ ۔ ماما کیا یہ سوکھی روٹی کے ٹکڑے تھال میں تھے ۔ !

رام لال ۔ ڈرامہ ۔ ہاں !

نرملا

ڈرامہ ۔ ماماجی چھما کرنا یہ میری خطا نہیں میری ماتا کی خطا ہے ۔

رام لال

گانا ۔ ٹکڑوں کو رکھوں باندھ کے میں یہ بات بھی
نکلی اب سچی ۔ ہوتی ہے بہن زر کی
ساتھی ہوتی ہے بہن زر کی ساتھی !!

(نرملا کا تھال لے کر جانا)

نرملا

ڈرامہ ۔ میں ماتا کو جا کر لاتی ہوں ۔!

رام لال

گانا ۔ سُنے جو غور سے دشمن میرے فسانے کو !
تو بیٹھ جائے گا آنسو وہیں بہانے کو !
خبر جو ہوتی تو آتا کبھی نہ بہن کے گھر !
کہ سوکھی روٹی کے ٹکڑے ملیں گے کھانے کو !
میرے نصیب کی گردش دکھا رہی ہے یہ دِن
مگر برا نہ کہوں گا کبھی زمانے کو !
میں اس جگت میں انھیں شوق سے اُٹھاؤں گا
مصیبتیں جو پڑیں گی مجھے اٹھانے کو !

(بملا کا آنا)

نرملا

بحر طویل ۔ اِک ماتا پتا سے ہوئی پیدا ہو پھر بھی چاہت نہیں پھر بھی الفت نہیں ۔ سوکھی روٹی کے ٹکڑے دئے ہیں اِنھیں تمہیں بھائی کی اپنے محبت نہیں ۔ !

بملا

بحر طویل ۔ میری بیٹی ہے تو کوئی ساس نہیں میرا گھر ہے ۔ تیری کچھ حکومت نہیں ۔ پاس جو میرے موجود تھا دے دیا کروں ۔ چوری میں اس کی ضرورت نہیں ۔!

Taj Tahir Foundation

نرملا

بحر طویل۔ اچھی حالت میں جب آئے ماما یہاں ناز ہر اک ان کے اٹھاتی تھیں تم۔ اپنی آنکھوں پہ ان کو بٹھاتی تھیں تم اپنی آنکھوں پہ ان کو بٹھلاتی تھیں تم۔ !

بملا

بحر طویل۔ تجھے معلوم ہے کہ دیوالی کا دن ساتھ میں کوئی یہ تحفہ لائے نہیں۔ اس طرح سے یہ کبھی گھر میں آئے نہیں اس طرح یہ کبھی گھر میں آئے نہیں۔

بملا

بحر طویل۔ نہیں ان کی مصیبت سے مطلب غرض صرف تحفہ سے تم کو سروکار ہے۔ خون دنیا کا بنیک سفید ہوا بہن کو اب نہیں بھائی سے پیار ہے۔

بملا

بحر طویل۔ کیا کسی نے تجھے آج بہکا دیا جو دکھانے لگی یہ حماقت مجھے۔ جتنی چھوٹی ہے اتنی ہی کھوٹی ہے تو آج کرنے لگی جو نصیحت مجھے

نرملا

بحر طویل۔ اپنے ماما پہ آتی ہے مجھ کو ترس بڑی مشکل میں ہے بڑی آفت میں ہے۔ اپنا زیور اتار کے دیتی ہوں میں آج کل میرا ماما مصیبت میں ہے۔

بملا

بحر طویل۔ تجھے دینے کا زیور نہیں کوئی حق جان سے مار ڈالے گا تیرا پتا !

رام لال سے

اس کے زیور پہ ڈالی ہے آکے نظر بھائی بیٹی کو میری کیا سکھلا دیا۔

رام لال

بحر طویل۔ میں نے سکھلایا انہیں کو نہیں اے بہن اپنے دل میں نہ ایسا خیال کرو۔ میں چلا تیرے گھر سے کہیں اور اب نہ ملال کرو نہ ملال کرو

نرملا

بحر طویل عمر میں چھوٹی بنیک ہوں اے ماتا جی عقل میں اتنی میں کوئی

چھوٹی بہن۔ جب بھی سوتا تھی میں اب بھی سوتا ہوں میں یوں تمہاری طرح کوئی کھوٹی نہیں۔!

بملا

بحر طویل پتری ہوکر کے ماں سے بگڑنے لگی دیکھ یہ مجھ سے کرتی ہے کیا گفتگو۔ تیری صحبت کا اس پہ پڑا ہے اثر میری بیٹی ہوئی جو میرے رُو برو!!

(بملا کا نرملا کو مارتے لے جانا)

رام لال

بحر اول لے گئی مارتے ہوئے اس کو بہن دے گئی دِل مضطر کو رنج و محن۔ یاں سے جاؤں میں، اَب اپنی سسرال کو دیکھوں۔ دکھلائے کیا کیا دیان چرخ کہن!

(رام لال کا بہن کے گھر سے جانا)

گانا غریب کا کوئی دنیا میں غم گسار نہیں!
یہ وہ چمن ہے کہ جس میں کبھی بہار نہیں!
خدا کسی کو مصیبت میں مبتلا نہ کرے!
کہیں سکون نہیں ہے کہیں قرار نہیں!
کسی کے کام کوئی آئے غیر ممکن ہے!
مجھے جہاں میں کسی پہ بھی اعتبار نہیں!
زمانہ رنگ بدلتا ہے میں نے دیکھا ہے!
وفا شعار ہوں میں یہ وفا شعار نہیں!
میرے عزیز میرے اقربا نے اے ماہر!
وہ غم دئے ہیں کہ جن کا کوئی شمار نہیں!

سویتی کومک

ڈرامہ۔ اے بھگوان یہ ہمارے ماتا پتا کے من میں کیا سمائی جو اِک گنوار انسان سے میری شادی رچائی۔ میں فیشن ایبل وہ مُوا بالکل، مٹڈ!

(درجن سنگھ کا آنا)

درجن سنگھ

ڈرامہ۔ ہائے رام کہا کروں آنکھ کا دیکھ موہے من!
سینہ ماں کلبلیں کرن لاگت ہے کلیجہ!

سویتی

ڈرامہ۔ موئے کے دانت ہیں ایسے جیسے تمباکو میں چپکے ہوئے ٹینں اور ناک ایسی ہے جیسے بھونجا ہوا بیگن۔ اور آنکھ ایسی ہیں جیسے جوتے میں لگانے کی ربڑ کی کھڑی۔ اور پیٹ تو ایسا ہے جیسے بیر کا پپیا۔

درجن سنگھ

ڈرامہ۔ یہ دیکھو ہماری استری کہہ رہی ہے ہماری تعریف میں قصیدہ

سویتی

ڈرامہ۔ ارے ہائے یہ تو ہمارے دھنی آگئے۔

درجن سنگھ

ڈرامہ (دھنی آگئے) یہ رانڈ جب سے شادی ہو کر آئی ہے مورے ٹھیک بات نہیں کرت ہے۔ کا یا ہی کے پاس جاؤں کہی مرہیے تو ایک (پاس جاکر) اے ننگ ہمار بات سنو

سویتی

ڈرامہ۔ تم اپنے چیلا جیسے ہاتھ نہ لگاؤ! ورنہ میرا بدن چھل جائے گا

درجن سنگھ

ڈرامہ۔ اے چھل کیسے جئے ہیں ہمرے ہاتھ تو سیمر کی روئی جیسے ہیں سیمر کی روئی دیکھ موری آنکھ ایس ہے جیسے تارا!

سویتی

ڈرامہ۔ اور صورت ایسی ہے جیسے کلو بھٹیارا

درجن سنگھ

ڈرامہ۔ اور اس وقت ہماری طبیعت بہت زوروں پر ہے تو اس طرح سے ہمرے سینے سے لپٹ جا۔ جس طرح سے اِک آنے کا ٹکٹ نا مارواڑی کے کھاتے پر چپک جاتا ہے

سویتی

ڈرامہ۔ مجھ کو تمہاری صورت سے ڈر معلوم ہوتا ہے

درجن سنگھ

Taj Tahir Foundation

ڈرامہ۔ میں کوئی خونی ہوں جو ڈر معلوم ہوتا ہے۔! دیکھ اگر تو یوں نہ مانے ہے۔ تو رام جانے تو ہار اس ڈنڈے سے ایک سر کے دوئی بنائی دیہوں۔ چل ایی آ۔

(درجن سنگھ کا لاٹھی اٹھانا)

سوتی۔ ڈرامہ۔ ارے دوڑو دوڑو مجھ کو بچالو۔

پکوڑی مل

(پکوڑی مل اور جوالا کا آنا۔)

ڈرامہ۔ ٹھہرو پٹیل صاحب ٹھہرو۔

درجن سنگھ

ڈرامہ۔ ہمرے کو چھوڑ تو دیو دیکھو یہ رانڈ آنکھیں دکھاوت ہے۔ چھوڑ تو دیو!

جوالا

ڈرامہ۔ آخر تو کیا بات ہے۔

سوتی

ڈرامہ۔ زبردستی ہم کو مارت ہے۔

درجن سنگھ

ڈرامہ۔ زبردستی مارت ہن چھوڑو تو!

جوالا

ڈرامہ۔ پٹیل باپ یہ نئی شادی ہو کر آوے ہے اس لئے گھبراوے ہے۔ میں اس کو تمہارے لئے سمجھاوے ہوں تھے۔ باہر جا۔!

درجن سنگھ

ڈرامہ۔ یو بات ہے۔!

(پکوڑی مل اور درجن سنگھ کا اٹھ جانا)

جوالا

ڈرامہ۔ سوتی تمہارے کو مالم ہے تمہاری اس کی جوری نہیں ہے۔ اس لئے بات بات پر لڑائی ہووے ہے۔ میں نے تمہاری بات رائے صاحب سے لگائیو ہے۔ تھے کپڑے پہن کر تیار ہو۔ میں تمہارے کو رائے صاحب کے محسل ماں لے چلوں گی۔

(درجن سنگھ کا یہ سب باتیں سننا)

درجن سنگھ

ڈرامہ ۔ یار انڈ سبھاوت ہے یا ہمری استری کا دوسری جگہ پارسل
کرت ہے ۔ !

سویتی

ڈرامہ ۔ اور اگر پٹیل کو معلوم ہو گیا !

جوالا

ڈرامہ ۔ اس کو کیسے معلوم ہو جائے گا ۔ اچھا تو میں سواری کو رتھ
لاؤں ہوں !

(جوالا کا جانا)

درجن سنگھ

ڈرامہ ۔ رتھ لا رانڈ (سویتی سے کہنا)

ڈرامہ ۔ سویتی جا ہمرے لئے بیٹی سے اِک نیک گھانگرا اور اوڑھنی
لے آنا ۔

(سویتی کا گھانگرا اور اوڑھنی لانا)

سویتی

ڈرامہ ۔ گھانگرا اور اوڑھنی کیا کرو گے ۔!

درجن سنگھ

ڈرامہ ۔ عورت بنیہو اور کا کرہیوں !

سویتی

ڈرامہ ۔ کیسے !!

درجن سنگھ (کپڑے پہن کر)

دیکھا ایسے اب کیسا معلوم ہوت ہوں ۔!

سویتی

ڈرامہ ۔ جیسے بارہ برس کی نار !

جوالا ۔ (جوالا کا آواز دینا)

ڈرامہ ۔ سویتی ارے او سویتی !

درجن

ڈرامہ ۔ آوت ہوں چل رانڈ اس کوٹھری میں ۔ قفل لگا کر بند تجھکو
کرت ہوں !

Taj Tahir Foundation

ودتی کا ہانا) (رانڈ کو بند کر دیو) جوالا

ڈرامہ پیوتی اری او بیوتی -!

درجن ڈرامہ - اری آئی ہوں - جوالا

ڈرامہ - اری بیوتی تے تو بڑی لاہی معلوم ہوئے ہے -!

رجن - ڈرامہ - خوشی کے مارے

جوالا ڈرامہ - تیری آواز کیوں بدل گئی!

ڈرامہ - ابھی تیل کے منگوڑے کھائے تھے -

ڈرامہ - تے موٹی بھی ہو گئی ہے -!

ڈرامہ - اِن کپڑوں میں کلف بہت لگی ہے - کلف!

ڈرامہ - اچھا چلو -!

درجن

غزل
ذرا اس طرف اک نظر دیکھ لینا!
ابھی ہوگا زخمی جگر دیکھ لینا!
چلوں جب میں کیوں سیکڑوں بل نہ کھاؤں
یہ پتلی ہے کتنی کمر دیکھ لینا!
کروں قتل عاشق کو تیغ ادا سے
تماشا یہ اہل نظر دیکھ لینا!
گلے سے لگائے گا عورت سمجھ کر!
میں جوتوں سے لوں گا خبر دیکھ لینا!

رمبھا

میکے میں رہتے مجھے - گذر گئے کئی سال!
ام لال پت نے کیا - اب تک کچھ نہیں خیال!
زندگی کب تک گذاروں انتظار یار میں!
سینکڑوں ارمان ہیں میرے دلِ بیمار میں!
کس طرح لوٹوں جوانی میں جوانی کی بہار
میں قفس میں ہوں نشیمن ہے میرا گلزار میں
سماں کے چاند! تعریف کے قابل شمع
خوبیاں ہیں جو میرے شوہر کے رخ انوار میں!

اِک زمانہ ہوگیا ہے لی نہیں میری خبر
اور میں تڑپوں گی کب تک انتظار میں
کیا کروں میں صورت نہ شو راب بنے گئے!
زخم جتنے چارہ گر ہیں اس دلِ افگار میں

(رام لال کا ترکاری لے کر آنا) رام لال۔ (پبلک سے)

دوہا۔ ملازمت سسرال میں۔ کی ہے بن انجان!
بھیس بدل کر میں رہوں۔ نہ کوئی لے پہچان!

رام لال۔ ! لیجئے! رمبھا۔ کیا ہے!
رام لال۔ ! ترکاری! رمبھا۔ کس نے دی
رام لال۔ آپ کے پتا نے رمبھا۔ تو کون ہے
رام لال۔ ملازم! رمبھا۔ تو کب سے ملازم ہے
رام لال۔ تھوڑے دن سے رمبھا۔ (پبلک سے!)

شعر۔ اک طوفان اٹھا ہے میرے ارمانوں میں
کیا طرح دار یہ انسان ہے انسانوں میں

ڈرامہ۔ تیرا کیا نام ہے
رام لال۔ وشواس رمبھا
ڈرامہ۔ خوب جب ہی پتا جی نے تم پر وشواس کر کے نوکر رکھ لیا
مگر وشواس
رام لال۔ جناب!
رمبھا۔ مجھ کو تم پر وشواس نہیں۔
رام لال۔ نہ ہو۔! رمبھا

شعر۔ اے عشق تونے مجھ کو گرایا ہے چاہ میں
صبر و قرار چھین لیا ایک نگاہ میں
پیارے اس طرف دیکھو۔
رام لال۔ ایسی آنکھیں نہیں
رمبھا۔ میری بات سنو
رام لال۔ وہ سننے کے قابل ہے)

رمبھا

شعر۔ میں بھی ہوں باغ حسن کی اِک کلی کھلتی ہوئی
تیری صورت ہے میرے شوہر سے کچھ ملتی ہوئی
گانا۔ رُخِ روشن کا یہ دل دیوانہ ہوا
پروانہ ہوا پروانہ ہوا
شعر۔ پہلے تو زخمی بنایا سرمے کی تحریر نے!
کر دیا پھر قتل تیری ابروئے شمشیر نے!
آپ سے پھر آنکھیں مِلانا ہوا ! رخ......

شام لال!

گانا۔ اپنے نوکر سے کرتی ہو کیا گفتگو!
یہ وہ باتیں ہیں جس میں نہیں آبرو!
شعر۔ یہ سزا کس جرم میں دیتی ہو کس تقصیر میں
باندھتی ہو کیوں مجھے تم زلف کی زنجیر میں
میرے چاک جگر کو کرو نہ رفو! اپنے نوکر......

رمبھا

شعر۔ میرا جی جانا تیرے اقرار فرمانے میں ہے
لطف دنیا بھر کا سینے سے پلٹ جانے میں ہے
قافلہ اشک کا اب روانہ ہوا۔

رام

شعر۔ جب تیرا شوہر ہے تو پھر ہو نہ مجھ سے یہ کلام!
یہ وہ باتیں ہیں تیرا بدنام ہو گا جس سے نام!
لے کے خنجر میں کاٹ ڈالو گلو۔

رمبھا

بحرطویل۔ میرے راحت دل مری جانِ سکوں۔ تجھے آنکھوں پہ اپنی بٹھاؤں گی میں۔! دم بھروں گی محبت کا میں عمر بھر رسم الفت ہمیشہ نبھاؤں گی میں۔!

شام لال

بحرطویل۔ اپنے شوہر سے جب تونے کی نہ وفا۔ مجھے آنکھوں پہ اپنے بٹھائے گی کیا۔ اک دن مجھ سے یوں ہی کرے گی دغا رسم الفت تو مجھ سے نبھائے گی کیا۔

رمبھا

بحرطویل۔ میرے شوہر نے برسوں سے لی نہ خبر۔ اُف جوانی کے دن کروں کیسے بسر! مجھے بیتاب کرتے ہیں ارماں میرے ہیں تڑپتی ہوں بستر پہ! خستہ جگر!

رام لال

بحرطویل۔ اس زمانے میں وہ بھی تو ہیں عورتیں جن کے بچپن میں مر گئے پیارے پتی پر ہیں عصمت وہ اپنی مٹاتی نہیں جیا کرتی ہیں۔ دنیا میں بنکر ستی۔

رمبھا

بحرطویل سر میں میرے سمایا جنوں عشق کا جان من یہ نصیحت تو بیکار ہے۔ تیری اُلفت میں گمراہ میں ہوگئی راہ پر میرا اب آنا دشوار ہے۔

رام لال

بحرطویل میں نہ چھوڑوں گا اپنی شرافت کبھی تجھ کو سینے لگالوں یہ دشوار ہے۔ تجھ سے واصل ہوں میں یہ تو ممکن نہیں وصل کا تجھ کو ارمان بیکار ہے۔

رمبھا

بحرطویل۔ تجھ کو ہیرے کی دیتی ہوں انگشتری سیج پر ساتھ چل کر گرا دو مجھے۔ وصل کا جام پیارے پلادو مجھے وصل کا جام پیارے پلادو مجھے۔

رام لال

بحرطویل۔ کیا بتاؤں ہے اِک آگ دل میں لگی اس لگی آگ کو جا بجھاؤں گا میں۔ جارہا ہوں سلام اب میرا لیجئے اس انگوٹھی کو دل سے لگاؤں گا میں۔

رمبھا

شعر۔ اگر یوں ہی تجھے انکار برملا ہوگا!
ابھی یہاں تو مصیبت میں مبتلا ہوگا!

رام لال

شعر۔ اگر ہزار ستم تیرا بھیجا ہوگا!

رمبھا۔ زبان پر لفظ نہ انکار کے سوا ہوگا!
ڈرامہ۔ دیکھ پچھتائے گا۔

رام لال۔ ڈرامہ۔ بلا سے۔

رمبھا۔ ڈرامہ۔ تو کسی سے مدد چاہے گا!
رام لال ،، پرماتما سے۔!
رمبھا۔ ،، اچھا تو لے! ارے دوڑو دوڑو دیکھو وشواش میری لاج لوٹ رہا ہے۔! (محلہ والوں کا آنا)
سب محلے والوں کا! کیا ہے کیا ہے۔
رمبھا۔ وشواش نے مجھ پر ہاتھ ڈال دیا یہ میری لاج لوٹ رہا تھا۔

(رمبھا کا رونا)

محلے والا نمبر ۱۔ کیوں بے نمک حرام کیا اسی دن کے لئے ملازم ہوا تھا۔!

رام لال

ڈرامہ۔ میں پرماتما کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خود مجھ پر عاشق ہوئی ہے
محلے والا نمبر ۱۔ یہ جھوٹی قسم کھاتا ہے۔

محلے والا نمبر ۲

یہ اک پتی برتا استری پر الزام لگاتا ہے۔!
رمبھا۔ اگر میرے سسرال والے سنیں گے تو کیا کہیں گے۔

(رمبھا کا رونا اوں اوں)

سب لوگ۔! مارو۔ مارو اس کو مارو!
رام لال۔! ارے بھائی میں بے خطا ہوں۔!
رمبھا! اس کو ایسے نہیں مارو۔ بلکہ ہنٹر سے مارو۔ ہنٹر سے۔
(سب لوگ) لاؤ ہنٹر کیوں بے کیوں شریف عورتوں پر بدنظر ڈالنے والے پھر اس شہر میں صورت دکھائے گا۔

(ہنٹر سے مارنا) رام لال

ڈرامہ۔ آہ! آہ۔ آہ۔ (سب کا جانا)
محلے والا نمبر ۱۔ خبردار اب یہاں نہ آنا۔ (جانا)
(رام لال اپنی پریشانیوں پر افسوس کرتا ہے) رام لال
گانا۔ آتی ہے کہتے شرم مجھے جو ہماری نے کی ہے خواری۔ بس آج بلا شک دنیا میں دیکھی عورت کی مکاری

پہلے خود عاشق آپ ہوئی پھر مجھ پر یہ الزام دھرا
مکار نے کی ہے مکاری آتی ہے کیا کیا عیاری

سسرال میں کیا ذلت پائی ماتا بھی یاد میری آئی
اب تاب نہیں ہے جلنے کی جو ضرب لگائی ہے کاری
میکے میں اس کو کیوں رکھا یہ اصل میں ہے خود میری خطا
سچا نکلا سادھو کا بچن ساتھی کی ہوتی ہے ناری
بہتر ہے یہاں سے جاؤں میں اک دوسرا شہر بساؤں میں
جو پولیس یہاں آجائے گی تو جیل کی ہوگی تیاری

(کومک) جوالا

ڈرامہ ۔ تھیں یہیں ٹھہریں رائے شاپ کو بلا کر لاؤں ہوں ۔

درجن ۔ (یعنی نقلی سوتی)

ڈرامہ ذرا جلدی آنا ۔ !

(رائے صاحب کا آنا) جوالا

ڈرامہ ۔ دیکھو رائے شاپ میں اس کو لے آئی ! یہ ذرا نئی ہے ۔ پریشان نہ کرنا ۔

رائےصاحب

ڈرامہ ۔ نہیں نہیں ! میں پریشان نہ کروں گا ۔ میں تو اس پر اپنا دل نثار کروں گا ! (رائے صاحب)

جوالا ۔ لاؤ وہ روپیہ جو وعدہ کیو ہتو !

رائےصاحب

ڈرامہ لے یہ سب نوٹ ہیں سنبھال کے رکھ لے ۔ ۔ نوٹ دینا ۔ اور وہ سامنے چبوترے پر بیٹھ میں پھر بلا لوں گا ۔ !

جوالا ۔ ڈرامہ ۔ بہت اچھا رائے صاحب

(جوالا کا جانا) رائےصاحب

ڈرامہ ۔ پیاری جوالا تو یہاں سے چلی گئی اب آؤ اپنی دل کی پیاری کو گلے لگالو !

نقلی سیوتی ۔ ڈرامہ ۔ اوں ہوں اہوں ! رائےصاحب

تم شرماتی کیوں ہو ۔ یہاں کوئی نہیں ہے ۔ دیکھو ادھر دیکھو ۔

نقلی سوتی

گانا مجھے اتنا نہ کرو پریشان اوں ہوں !

Taj Tahir Foundation

رائیصاحب

لگالے گلے اُو میری جان!

نقلی سویتی

گانا۔ ابھی کمسن ہوں میری عمر ہی حضرت کیا ہے۔
میں سمجھتی ہی نہیں ہوں شب وصلت کیا ہے
ابھی ہوں میں بہت نادان۔!

رائے صاحب

لگالے گلے اُو میری جان۔

نقلی سویتی کا گانا۔

شعر۔ حُور شگوائی ہے وہ حُور جو ہوّا نکلے!
جس کو سمجھے ہوئے بُلبل ہو وہ کوّا نکلے!
پھر تو ہوگی بہت پریشان!

رائیصاحب۔ لگالے گلے سے او میری جان!
دیکھ سیوتی اگر تو اس طرح نہیں مانے گی تو پھر میں
تجھ سے زبردستی کروں گا۔ اس لئے پیاری مان جاؤ۔!

نقلی سویتی

اچھا آؤ میں تم کو گلے لگاتی ہوں۔!

(درجن کا رائے صاحب کو زور سے دبانا)

رائیصاحب

اری چھوڑ چھوڑ کمبخت یہ کیا کرتی ہے۔ تجھ میں اتنی طاقت
کہاں سے آئی!

درجن۔ نقلی سویتی

میں دو سیر روز دودھ پیتا ہوں۔!

رائیصاحب

ایں۔ پیتا ہوں یا پیتی ہوں۔!

درجن نقلی سیوتی

نہیں نہیں پیتی ہوں۔

رائیصاحب ڈراما۔ معلوم ہوا مجھے چھل کیا گیا۔ اب میں اسکا گھونگھٹ اٹھادوں
(گھونگھٹ اٹھادینا)

رائے صاحب ابین کون پٹیل

درجن

ڈرامہ۔ ہاں لئے صاحب پٹیل رکا ہے پرائی عورت کا ایسے ہی گھر میں بلائے کر خراب کرت ہو۔!

(رائیصاحب) پستول دکھلاکر

ڈرامہ۔ چپ! خبردار اگر شور کرے گا۔ تو یہ پستول کی گولی سینے کے پار ہوجائے گی۔ جا یہاں سے نکل جا۔

(پکوڑی مل کا سیونتی اور جوالا کے ہمراہ دوڑتے ہوئے آنا)

پکوڑی مل۔ ڈرامہ۔ ارے رائے صاحب غضب ہوگیا۔

(رائے صاحب کے ہاتھ سے گھبراہٹ میں پستول چل جانا۔ پکوڑی مل کا مرجانا)

ہائے رے رام مرگیا رے ہائے ہائے۔

رائیصاحب

ڈرامہ۔ افسوس پکوڑی مل گھبراہٹ میں میرے ہاتھ سے پستول چھوٹ گیا۔

درجن

ڈرامہ۔ ہٹ رانڈ کا اب افسوس کرت ہے۔!

سیونتی

کیوں ری تہکا یہاں کو لے آیا۔!

سیونتی۔ ڈرامہ۔ پکوڑی مل

درجن۔ " جب ہی یو مرگوا۔!

جوالا " ہائے رے ہمارے دہنی۔ اوں ہوں! (رونا)

سیونتی " ہائے رے پکوڑی مل اوں ہوں (رونا)

(انسپکٹر اور سپاہیوں کا آنا) انسپکٹر

ڈرامہ۔ اس کا کس نے خون کیا۔!

(رانڈ کا پونچھت ہے)۔ یو کا رائیصاحب پستول لئے ٹھاڑھے ہے۔

(رائیصاحب کا گرفتار ہونا) انسپکٹر

ڈرامہ۔ رائیصاحب اب تم کو خون کے الزام میں پھانسی دی جائے گی۔

رائیصاحب

Taj Tahir Foundation

ڈرامہ۔ افسوس یہ میری کرنی کا پھل ہے۔!

(انسپکٹر کا رائیصاحب کو لے جانا) درجن

ڈرامہ۔ رانڈ اب تو ٹھیک سے رہیئے یا نہیں۔ بول نہیں تو انسپکٹر سے کہہ کر تو ہے کا بھی جیل پہنچائے دیت ہوں!

سیو پتی

ڈرامہ۔ نہیں بھگوان سوگند اب ایسا کام نہیں کروں گی! اچھا آؤ گلے سے لگ جاؤ۔!

(دونوں کا گانا)

گانا۔ آؤ مل کر ہم سب خوشیاں منائیں۔ گلے سے دونوں لگ جائیں، جھگڑا جو تھا ختم ہوا اب۔ موری جنیاں رے موری جنیاں رے!! گلے سے!۔۔۔۔۔۔

درجن

شعر۔ چاہنے والے تمہارے ہاتھ ہی ملتے رہے
تم رہیں پہلو میں میرے اور وہ جلتے رہے
موری جنیاں رے! گلے سے دونوں لگ جائیں۔

سیو پتی

شعر۔ ماہِ کامل اور شبِ دیجور کے قبضے میں ہے
آج سے یہ حور اس لنگور کے قبضے میں ہے

گانا۔ موری جنیاں رے موری جنیاں رے۔ گلے سے لگ جائیں

رام لال

گانا۔ نبادی تو نے یہ حالت غم سوز نہاں میری
نکلتا ہے دھواں منہ سے جلیں کیا ہڈیاں میری
گذارے تین دن کھانے کو اک دانا نہیں پایا!
لبوں پر آگئی فاقوں سے جان ناتواں میری
قدم اٹھتے نہیں ہیں پڑ گئے ہیں سیکڑوں چھالے
بدل دے اپنی رحمت سے مصیبت آسماں میری
یہاں کچھ دیر میں سووں تو حاصل ہو سکوں مجھکو
حقیقت آشنا تو سن چکے ہیں داستاں میری

(رام لال کا سونا اور سادھو کا خواب میں آنا۔ سادھو۔

گانا۔ اے سونے والے تو سن لے حقیقت!
بہت جلد اب ختم ہو گی مصیبت!
یہاں پر جو راجا ہے جسونت نامی!
وہ رکھتا ہے بیٹی عجب ماہ طلعت!
مگر اس پہ نیپالی جادوگر عاشق!
کہ اس کے سبب سے ہے اک اس پہ آفت!
وہ رہتی ہے بیہوش دن کو ہمیشہ!
مگر رات کو دور ہوتی ہے غفلت!
تجھے دے کے اپنا میں جاتا ہوں مالا!
وہاں جو گیا تو ملی تجھ کو راحت!

(سادھو کا جانا رام لال کا بیدار ہونا۔) رام لال

دوہا۔ عجب خواب میں نے لکھا عقل ہوئی حیران!
مالا دے کر کے گرو کر گئے بھید بیان!

گانا۔ ماتا نے دیے تھے جو لڈو ان کو کھا کر پی لوں پانی!
پھر جاؤں میں راجا کے یہاں شاید ہو دور پریشانی
(رام لال کا لڈو کھانے کے لئے توڑنا)

ڈرامہ۔ لڈو میں یہ نورانی موتی۔ (حیرت سے دیکھ کر)
ماتا ماتا میری پیاری ماتا! بیشک ماتا سے بڑھ کر اس سنسار میں اور کوئی پریم نہیں رکھتا۔!

گانا۔ موتی کو جا کر بیچوں میں پاس اپنے رکھوں نقد رقم!
ہوا مفلس کا سب دور الم!

ڈرامہ۔ بھائی یہاں جوہری کہاں رہتے ہیں۔!
راہگیر۔ یہ کیا کھڑے ہیں۔!
رام لال۔ سیٹھ جی یہ موتی خریدو گے!
جوہری۔ ڈرامہ۔ یہ موتی کیا تیرے باپ کا ہے یہ تو میرا یہاں گر پڑا تھا
رام لال۔ آپ جھوٹ کہتے ہیں۔!
جوہری۔ میں جھوٹ کہتا ہوں دوں تھپڑ!

راہگیر۔ کیا ہے بھائی کیا ہے۔!

جوہری۔ اس نے موتی چرا لیا۔ پولیس پولیس!

(انسپکٹر کا آنا اور رام لال کو گرفتار کرنا)

انسپکٹر۔ تو نے موتی چرا لیا۔

رام لال۔ یہ موتی میرا ہے۔

جوہری۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کئی ہزار کا موتی اس بھکاری کا ہوگا۔

رام لال۔ اگر یہ تمہارا موتی ہے تو اک دوسرا ایسا موتی بتلا دو!

جوہری۔ میں بتلا دوں۔ ابے تو ہی بتلا دے۔!

رام لال۔ دیکھئے یہ اک اور دیکھئے۔

انسپکٹر۔ جوہری صاحب یہ تمہارا موتی نہیں ہے۔ مگر یہ کہیں سے چرا کر ضرور لایا ہے میں اس کو کوتوالی لئے جا رہا ہوں۔

(نگر سیٹھ کا آنا) نگر سیٹھ

ڈرامہ۔ کیا معاملہ ہے۔

انسپکٹر۔ ڈرامہ۔ یہ چور ہے اس نے کہیں چوری کی ہے۔!

نگر سیٹھ

ڈرامہ۔ کیوں دوست رام لال آپ یہاں کہاں!

رام لال۔ ڈرامہ۔ کیا کہوں پیارے متر مجھ کو پتا جی نے گھر سے نکال دیا تھا لیکن ماتا جی نے کھانے کے لڈو میں یہ موتی رکھ دئے تھے!

نگر سیٹھ۔ ڈرامہ۔ انسپکٹر صاحب یہ چور نہیں یہ میرے دوست ہیں یہ موتی ان کے ہی ہیں۔

انسپکٹر۔ ڈرامہ۔ مگر میں تفتیش کروں گا۔

نگر سیٹھ۔ ڈرامہ۔ ضرور اگر آپ ان کی ضمانت چاہتے ہیں۔ تو میں ۵۰ لاکھ تک کی ضمانت دینے کو تیار ہوں۔!

انسپکٹر

ڈرامہ۔ آپ ان کو لے جا سکتے ہیں۔ آپ کی وجہ سے ضمانت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔!

نگر سیٹھ۔ بہت بہتر ہے! (رام لال سے) پیارے متر چلو آپ میرے مکان پر تشریف لے چلو

Taj Tahir Foundation

(نگر سیٹھ کا اپنے مکان پر لیجانا) رنگا۔

دوہا۔ نگر سیٹھ کا شہر میں گھر تھا عالیشان!
رام لال کو کئی دن۔ گھر رکھا مہمان!

چوبولا۔ گھر رکھا مہمان دوست کی خاطر کی تھی بہتر!
دولت والے دیکھ کے جس کو ہوجاتے تھے ششدر
چند روز کے بعد وہ پہنچے راجا جی کے گھر پہ
دیکھا تو بیہوش پڑی تھی پلنگ پہ اسکی دختر

گانا۔ راجا یہ رام لال سے کرنے لگا بیاں!
بیٹی کو میری اچھا جو کر دے کوئی جواں!
اس کی لگن بھی ساتھ میں اس کے کردونگا میں!
اور اپنا راج پاٹ بھی دیدونگا مہرباں!
سنکر سخن زباں سے یہ راجا کے رام لال
مالا گرو کا جپنے لگا ہو کے شادماں!
پھرنے لگا وہ راجکماری کے ارد گرد!
اس فکر میں کی ہوش میں آئے یہ نیم جاں!
جب رات آئی بارہ بجے چپ تھے سارے ساز!
اس وقت آسمان پر اک چھا گیا دھواں!
ٹھنڈی ہوا کے زور سے آنے لگی تھی نیند!
لیکن گرو کا یاد اسے آ گیا بیاں!
سوتا جو وہ ہوتا ہے سنسار میں بشر!
جاگے گا جو جہاں میں وہ پائے گا بیگماں!
یہ سوچ کے ٹہلنے لگا اٹھ کے رام لال!
آیا وہ جادوگر کی جو تھا رستم زماں!

دوہا۔ ذرا اب غور یہاں کر کہ کیا کرتا ہے ایشور!
دکھوں میں عمر گذاری!

ڈرامہ۔ مار کے جادوگر کو وہ پائے گا راجکماری!

(راجکماری کا پلنگ پر بیہوش ہونا۔ رام لال کا پھیرا دینا۔ جادوگر کا آنا)

نیپالی جادوگر۔ ہوں ہوں۔ تو کون ہے۔ جو یہاں پر کھڑا ہے۔

رام لال۔ میں تیرا کال ہوں۔ مگر تو کون ہے ؟
جادوگر۔ میں نیپالی جادوگر ہوں۔ راجکماری کا عاشق تو جانتا ہے کہ میں انسان کا خون پی لیا کرتا ہوں۔
ڈرامہ۔ او احمق تو اتنی ڈینگ کیوں ہانکتا ہے۔ اگر بہادر ہوتا تو اس ابلا کو ایسا دکھ نہ دیتا۔!

جادوگر

ڈرامہ۔ یہ میرا فرمان نہیں مانتی۔ اس لئے مصیبت میں گرفتار ہے مگر تو اب یہاں سے بھاگ جاورنہ میں تیری ہڈیاں چبا جاؤں گا۔
رام لال۔ ڈرامہ۔ یہ گرو کا مالا دیکھا ہے میں اس سے تجھ کو فنا کے گھاٹ اتار دوں گا۔
جادوگر۔ ڈرامہ۔ اچھا ہوشیار
(دونوں میں لڑائی ہوتی ہے۔ رام لال کا جادوگر کو گرا دینا اور سر پہ مالا پھرا دینا۔) رام لال۔
ڈرامہ۔ خبردار!
جادوگر۔ آہ میں مرا میں مرا! اوہ افسوس!
(جادوگر کا مرنا۔ راجکماری کا ہوش میں آنا۔) راج کماری
ڈرامہ۔ آئیں یہ کیا۔! کیا جادوگر مر گیا۔!
(آواز دینا) پتا جی۔! پتا جی!
(راجا جسونت کا آنا) راجا۔
کیا بیتی کیا ہے۔ (لاش دیکھ کر) ہیں یہ لاش کس کی!
رام لال۔ ڈرامہ۔ اس جادوگر کی جس کی وجہ سے آپ کی پتری بیہوش رہتی تھی۔
راجا۔ ڈرامہ۔ میں آپ کا بہت احسان مند ہوں اب۔ اپنے بچن کے مطابق پتری کی لگن آپ کے ساتھ کرتا ہوں۔
(دونوں کا ہاتھ ملانا)
راجا۔ ڈرامہ۔ دونوں کا کلیان ہو۔ (رام لال سے) پتر رام لال میرے اس پتری کے علاوہ کوئی پتر نہیں ہے۔ اس لئے یہاں کا راج اپنی

بیٹی کے دہیز میں تمہیں دیتا ہوں۔!

رام لال۔ ڈرامہ۔ پتا جی میں اس کو سویکار کرتا ہوں۔ مگر کب جبکہ میں اپنی ماتا سے مل کر آؤں آج دس برس ہوئے میں نے اپنی ماتا کو نہیں دیکھا۔

راجا۔ ڈرامہ۔ اچھا جس میں تمہاری مرضی ہو!

رام لال۔ ڈرامہ۔ میں آج ہی راجکماری کو ہمراہ لے کر روانہ ہو جاؤنگا۔

راجا۔ ڈرامہ۔ میں تمہاری روانگی کا سامان تیار کرتا ہوں!

(راجا کا جانا)

رام لال۔ گانا۔ ماہ لقا میری پیاری ہے صدقے تیرِ جان ہماری

دنداں ہیں گوہر گال گل تر۔ نرگسی آنکھیں زلف ہیں عنبر

راجکماری گانا۔ کرے شکار شکاری۔

رام لال۔ گانا۔ ہے صدقے تیر جان ہماری۔ قدِ موزوں سے سرو ہے

حیراں۔ کہتے ہیں تجھ کو رشکِ گلستاں۔!

راجکماری۔ گانا۔ یہ جھوٹی ہے بات تمہاری!

رام لال ؍؍ ہے صدقے تیر جان ہماری۔!

(مکان رمبھا کا۔ رام لال کا مع راجکماری سسرال میں آنا)

رمبھا۔ دولہا!۔ پران پتی یہ نار کیسی ہے۔ کون تمہارے ساتھ!

دوسری عورت کے دیئے۔ کریں کیوں ہیں ہاتھ!

گانا۔ کیسے کے آئے تم میرے رشکِ چمن!

یہ ہے کون کہو یہ ہے کس کی دلہن!

شعر۔ آپ کی پتنی تھی جب موجود۔ خود سسرال میں!

پھنس گئے پھر کس لئے اک ویشیا کے جال میں!

مل گئی یہ کہاں پر غریب الوطن! کیسے ......

رام لال۔ گانا۔ میری پتنی ہے باتیں تو ایسی نہ کر!

کون یہ ہے تجھے نہیں اس کی خبر!

شعر! پریم نگری کے ہیں راجا کی یہ سندر پتری!

تو ہے ذرہ اور اس مہتاب سے ہے ہمسری!

ویشیائی یہ باندھی ہے تو نے کمر! یہ ......

رمبھا۔ شعر۔ سامنے اور آپنے اس کے کہا ہے ویشیا!
ویشیا ہیں کس طرح سے ہوں مجھے دیجئے بتا!
کہہ دیا لفظ مجھ کو یہ کیوں دل شکن!
کیسے لے آئے! ....

رام لال۔ گانا۔ کہہ دیا اک ویشیا کو ویشیا تو کیا ہوا۔
لے انگوٹھی اور سن کانوں سے اپنا ماجرا
رام کا وشواس جو تو کر رہا تھا تیرے گھر!
تو نہ پہچانی مجھے میں بھیس تھا بدلا ہوا!
دیکھتے ہی حسن خوبی پر فریفتہ ہو گئی
مجھ سے تو کہنے لگی کہ جام وصلت کا پلا!
جب کیا انکار میں نے پھر تو برہم ہو گئی!
کہہ کے لوگوں سے دلائی مجھ کو کوڑوں کی سزا
بیحیا بے شرم تجھ کو شرم کچھ آتی نہیں!
پھر بھی میرے سامنے تو بن رہی ہے پارسا

رمبھا۔ گڑگڑا کر بولی۔ میرے سوامی بڑی بھول مجھ سے ہوئی۔ چھوٹے چرنوں کو میں مانگتی ہوں چھما۔! واقعی آپ کی میں خطاوار ہوں۔ کیجئے اب کرم بخش دیجئے خطا۔!!

رام لال بگڑ کر بولے۔ بخش دوں میں خطا وہ خطا یہ نہیں
چھوڑتا ہوں تجھے عمر بھر کے لئے۔ میری جو استری ہے وہ بنی ویشیا
مل گیا داغ یہ اس جنم کے لئے۔

رمبھا۔ بات جو کچھ ہوئی آپ ہی سے ہوتی تھا وہاں پر نہیں کوئی بھی دوسرا۔! آپ کے ہاتھ میں ہے میری آبرو۔ چاہے رکھو اسے یا اسے دو مٹا!!

رام لال۔ اپنی عصمت کو کھوتی نہیں عورتیں باوفا۔ عورتوں میں تو شامل نہیں۔ تجھے میکے سے لے جاؤں میں ساتھ کیوں تو میرے گھر میں رہنے کے قابل نہیں!

رمبھا۔ گڑگڑا کر بولی۔ ساتھ اپنے نہ لے جاؤ گے جو مجھے سوچ لو۔ کیا کہیگا زمانہ مجھے۔ اس میں ماتا پتا ہی بتا میاں جو سزا چاہے دو تیار ہوں تجھے۔

رام لال

سخت مجبور کرتی ہے ...... مجھ کو اگر تجھ کو لے چلتا ہوں صرف اسس شرط پہ۔ میرے ہمراہ یہ راج پتری جو ہے بن کے داسی رہے۔ اس کی تو عمر بھر!

رمبھا

بحر طویل۔ داسی بن کر رہوں گی سدا ساتھ میں پیارا ان پیارے نہ تم سے میں ہوں گی جدا! باپ جس سے میرے سارے دُکھ ٹل جائیں گے۔ بیٹی کی سیوا ہے وہ سچ دیا یہ بتا!

رام لال

بحر طویل۔ خیر کر جلد چلنے کی تیاریاں جاؤں گا۔ میں یہاں سے بہن کے یہاں! اسس لئے جارہا ہوں میں بازار کو دینا ہوں گے کئی تحفے مجھ کو وہاں!

رمبھا

بحر طویل۔ تمہیں لانا ہے جو جا کے لے آئیے۔ ابھی سامان کرتی ہوں تیار میں! ابھی کپڑوں کی لاتی ہوں میں پیٹیاں۔ یہاں بیٹھوں گی اب نہیں بیکار میں!

(رام لال کا جانا) رمبھا

گانا۔ خوشیاں منا لے ذرا راجکماری پیاری! ہونٹوں پہ لالی ہے۔ نینوں میں کجلا۔ گجرا لگا لے ذرا۔ راجکماری پیاری۔ گورے گورے گالوں کا بوسہ لے کر جیا سنبھالے ذرا راجکماری پیاری۔

(دونوں عورتوں کے ہمراہ رام لال کا بہن کے گھر جانا)

نرملا

بحر طویل۔ میرے ماما کے ہمراہ مامی ہیں دو شان و شوکت سے آئے ہیں ماما یہاں۔ لاکھوں روپے کا زیور ہیں پہنے ہوئے خوشنما اُن کے کپڑوں کا کیا ہو بیاں۔

بملا

ڈرامہ۔ کون میرا بھائی رام لال

رام لال

Taj Tahir Foundation

ڈرامہ۔ ہاں بہن اچھی تو رہیں۔

بملا

گانا۔ نرملا تشریف لایا ہے سگا بھائی یہاں!
بن گیا ہے غیرتِ رنگِ چمن میرا مکاں!
دیکھ کر یہ شان شوکت عقل ہے حیران میری!
سر پہ یا آنکھوں پہ بھائی کو بٹھاؤں میں کہاں!

نرملا

گانا ہو رہی ہیں ماں میری ماما پہ کتنی مہربان!
دیکھتی ہوں میں یہ دولت کی ہیں ساری خوبیاں!
یہ وہی ہیں جو پھٹے کپڑوں میں اِک دن آئے تھے!
رکھ دیا الزام چوری تم نے ان پر میری ماں!

بملا

گانا۔ مجھ سے بڑھ کر میرے بھائی کو کوئی چاہے گا کیا!
اپنے بیرن کی بلائیں کیوں نہ لوں میں برملا
یہ کسگا بھائی ہے میرا میں سگی اِس کی بہن!
کس طرح سے گوشت اور ناخون سے ہوگا جدا!

نرملا

گانا۔ ان کی کیا لوگی بلائیں اِن کے اس زیور کی لو!
ریشمی کپڑوں کی لو ۔ اس خوشنما چادر کی لو"
سر پہ جو باندھے بنارس کا ہے صافہ بے بہا!
لو بلائیں اس کی اس اچکن کی لو بستر کی لو!

رام لال

گانا۔ لایا ہوں تیرے لئے پیاری بہن سونے کا ہار!
دیکھ کر جس کی شعاعیں مہر بھی ہووے نثار!
لایا ہوں ہیرے کا کنگن نرملا تیرے لئے!
بیش قیمت۔ خوبصورت اور بنا ہے پائیدار!

نرملا

Taj Tahir Foundation

گانا۔ میرے ماما میں تو دولت کو نہیں ہوں کرتی پیار!
چاہیئے مجھ کو نہ یہ ہیرا اور کنگن یا ئیدار!
ایشور بھگتی ہے ہے مجھ کو غرض اس دہر میں!
یہ میری ماتا ہے جو رہتی ہے دولت پر نثار!

بمبلا

گانا۔ چھوڑ باتیں بنانا تو اے نرملا!
بھائی بھوُ کا ہے تو جلد کھانے کو لا!
شعر۔ کھانے جو بہتر بنے ہیں میرے کھانے کے لئے!
سب اٹھا لا تو یہاں اِن کو کھلانے کے لئے!
جس قدر اِن کی خاطر کروں ہے بجا!

رام لال

گانا۔ میری خاطر بہن کر نہ بے انتہا!
بھوُک مجھ کو نہیں ہے میں کھاؤں گا کیا!
شعر۔ کھانا کھانے کے لئے آیا نہیں سُنیئے سخن!
آگیا ہوں اس لئے ملنے کو جاتا ہوں وطن!
بے غرض ہے میرا دلِ دردِ آشنا!

بملا

شعر۔ ہو نہیں سکتی کبھی میں اپنی اس عادت سے دور
بھاؤجوں کو بھائی کو بھوُجن کراؤں گی ضرور
بھائی اِنکار سے تیرے ہوتا ہے کیا۔

(نرملا کا کھانا لانا، رام لال راجکماری اور ربھا کا بیٹھے ہونا رام لال کا کھانا دیکھنا۔

رام لال

بحرطویل۔ کھانے بہتر سے بہتر ہیں اس تھال میں کیا کہوں۔
آپ سے یہ بہانا نہیں! میرے اس دل کو ازحد جو مرغوب ہے اے بہن بس یہی اِک کھانا نہیں۔

بملا

بحرطویل۔ اس میں جو شئے نہیں وہ بتا دیجئے۔ اُس کا منگوانا

کب مجھ کو دشوار ہے۔ بھیجتی ہوں بلا کر کے نوکر کو میں ابھی
لے آئے گا پاس بازار ہے۔

رام لال

بحرطویل۔ جب غریبی کی حالت میں آیا تھا میں سوکھی روٹی کے
ٹکڑے مجھے تھے دِئے۔ انھیں پھرتا رہا ساتھ اپنے لئے
انھیں پھرتا رہا ساتھ اپنے لئے۔ آج انگوبیاں کھاؤں گا اگر
بہن اور کھاؤں گا میں کوئی کھانا نہیں! یاد آجائیں گے۔
وہ غریبی کے دِن کہ غریبی کا اب وہ زمانہ نہیں۔

(رام لال کا روٹی کھانا)

نرملا

بحرطویل۔ ماتا۔ ماتا بہت تم سے ناراض ہیں۔ بدسلوکی کی
سب یاد ہے داستان! آپنے جو غریبی میں دی تھی انھیں
کھا رہے ہیں وہی سوکھی روٹی یہاں۔!

بملا

گانا۔ خطا معاف کر دو جو مجھ سے ہوئی ہے
بہت آپ سے مجھ کو شرمندگی ہے!

رام لال

گانا۔ شکایت نہیں اے بہن کوئی تم سے!
برائی جو کی میری قسمت نے کی ہے!

نرملا

گانا۔ انھیں بخش دو اے میرے پیارے ماما
خطا کی ہے بلاشک یہ ماتا میری ہے

رام لال

گانا۔ خطا تیرے کہنے سے بس معاف کر دوں
کہ تجھ سے بہت خوش طبیعت میری ہے

گانا۔ پیارے ایشور کا اب دھیان رہے۔ جہاں میں کوئی نہیں
تیرا۔! تونے کس کو سمجھا میرا۔ وقت کٹھن جب پڑے گا۔ کوئی
ساتھ نہ دے دیگا۔ تیرا۔ رہے دنیا میں بے انجان رہے!!

پیارے ایشور کا اب دھیان رہے۔

(مکان شیام لال) کملا۔

گانا۔ کہوں تم کو کیا اے غم پسر تو نے اندھا مجھ کو بنا دیا۔! میرے قصرِ دل کو بھی ڈھا دیا تو نے اتنا مجھ کو مٹا دیا۔ تو نے برقی کی جو یہ دشمنی ہیں نے کیا بتا دے خطا کی تھی کیا ابھی فصل گل بھی نہ آئی تھی میرا آشیانہ جلا دیا! میرا لال آنے کا اب نہیں۔ شکل وہ دکھانے کا اب نہیں۔! میری حسرتیں سو رہی تھیں مجھے آ کے تم نے جگا دیا۔

گانا۔ میرے پتر اب مجھ کو صورت دکھا دو!
کہاں پر گئے ہو مجھے تم بتا دو!
جدائی میں دس سال گذرے برابر!
چھڑا دو ہمیں رنج و غم سے چھڑا دو!

شیام لال

گانا۔ جو رونے سے رکھا سروکار تو نے!
کیا اپنی آنکھوں کو بیکار تو نے!
کہاں تک کرے گی تو اب پتر کا غم!
مٹا ڈالا ہستی کا گلزار تو نے!

کملا

گانا۔ میرے پتر پیارے سے مجھ کو ملا دو!
اس اندھی کی آواز اس کو سنا دو!
جدائی میں کب تک تڑپتی رہوں گی!
میرے ایشور اپنی شکتی دکھا دو!

شیام لال

گانا۔ بلکنا تیرا دیکھوں آنکھوں سے کیوں کر!
کہاں تک بتا رکھوں اس دل پہ پتھر!

کملا

گانا۔ میرا پتر انمول آنکھوں کا تارا!
میری زندگی کا وہ ہی تھا سہارا!

Taj Tahir Foundation

اُسے دے کے دھکے نکالا ہے گھر سے!
وہ آوے گا کیا تھا بڑی بات ڈالا!

شیام لال

گانا۔ نکالا جو گھر سے میری تھی حماقت!
سبب سے میرے جھیلی اس نے مصیبت!
حقیقت میں میرے ہی باعث سے اس نے
اُٹھائی ہے اِک روز آفت پہ آفت

کملا

گانا۔ بتا دو میرے سوامی اب مجھ کو رستہ!
میں مندر میں جاؤں گی کرنے کو پوجا!

شیام لال

گانا۔ بنا اور غمگین دل کو نہ مضطر!
بتا آتا ہوں تجھ کو میں چل کے مندر!
(شیام لال کا کملا کو مندر پہنچا کر واپس آنا منیم جی کا رام لال کے آنے کی خبر دینا)

منیم جی

دوہا۔ کرو سیٹھ جی دور اب۔ دل سے رنج و ملال
رام لال آیا یہاں۔ لے لاکھوں کا مال
(رام لال کا دونوں عورتوں کے ہمراہ آنا)

رام لال

ڈرامہ۔ پتا جی پرنام
(دونوں عورتوں کا پرنام کرنا)

شیام لال

ڈرامہ۔ کلیان ہو! رام لال بیٹا۔ اچھے تو رہے۔

رام لال

ڈرامہ۔ پتا جی آپ کی دیا اور ایشور کی کرپا سے بہت آنند رہا

شیام لال

ڈرامہ۔ بیٹا یہ رمبھا کے علاوہ دوسری عورت کون ہے۔

Taj Tahir Foundation

رام لال

گانا۔ پتا جی کی ہے رمبھا کے علاوہ دوسری شادی!
نئی پتنی میری ہے پتری جسونت راجا کی!
دیا تھا دان جس سادھو کو میں نے آنکھ کر بالے
ملی ہے مجھ کو اس سنسار میں اک راجدھانی بھی
دکھائی کیوں نہیں دیتی یہاں ماتا میری مجھ کو
انہیں کی یہ محبت ہے یہاں جو کھینچ کر لائی

شیام لال

دوہا۔ پتر گئے جس روز سے! چھوڑ دیا سکھ چین!
روئی اتنا دکھ میں۔ کھو بیٹھی دو دو نین!

رام لال

لاؤنی۔ کیسی شفیق یہ ملی مجھ کو میری مادر!
ایسی دے ماں تو سب کو میرے الیشور
دنیا میں ہمیشہ میرے لئے تھی مضطر!
آنکھیں کھو دیں ماتا نے آخر رو کر!

کملا

(کملا کا آنا)

لاؤنی۔ تھیں جب تک آنکھیں درشن کو ترسایا!
جب آنکھ نہیں تب پاس میرے تو آیا!
دے دے تو آنکھیں مجھ کو میرے الیشور!
دیکھوں میں اپنے پتر کا روئے انور!

رام لال

لاؤنی۔ بھگوان دیا پھل کون سی کرنی کا!
جو حال بنا یہ میری ماتا جی کا!
تو مجھ پر اے آکاش گرا دے بجلی!
سنسار میں مجھ کو آس نہیں جینے کی!

کملا

لاؤنی۔ تو آیا کیا اس جسم میں جاں آئی ہے!
آنے سے زندگی میں نے نئی پائی ہے!

Taj Tahir Foundation

آرام دیا بیتاب۔ قلب مضطر کو!
مرنے سے تو نے بچا لیا خاور کو!

رام لال

یہ حال تیرا ماتا دیکھوں میں کیونکر!
طوفان اٹھا غم کا اِک دل کے اندر!
مرتا ہوں خنجر مار کے ماتا پیاری
کس طرح اُٹھاؤں گا میں یہ غم بھاری

(رام لال کا خودکشی کرنے پر آمادہ ہونا۔ شیام لال کا ہاتھ پکڑنا۔ سادھو کا آنا)

سادھو

بحر طویل۔ ٹھہر جا بھونک سینے میں خنجر نہ تو پوچھ لے پاس میں ماں بھی ہے۔ باپ ہے۔ مار کر خود سے مرنا بھلا پاپ ہے۔ مار کر خود سے مرنا بھلا پاپ ہے!

رام لال

بحر طویل۔ میں گرو جی کروں جی کے دُنیا میں کیا دُکھ کی ساتھی ہو ماتا کی یہ دُرد دشا! ان کی آنکھیں ہوئی ہیں جو ان سے جدا میں ہی کارن ہوا اِن کے اِس کشٹ کا۔

سادھو

بحر طویل۔ اس جگت میں ذرا صبر سے کام لے دھیان اُپنا تو پربھا تما سے لگا۔ اندھی آنکھوں میں آجائے گی روشنی اِک پل بھر میں وہ دیکھ کرتا ہے کیا۔

(سادھو کا آنکھوں پر ہاتھ پھیرنا)

کملا

بحر طویل۔ روشنی آگئی دونوں آنکھوں میں اب۔ خوش ہوئی دیکھ کر

پُتر پیا دے کو ہم ! ساد ہو جی ہم کبھی ہو نے کی نہیں آپ کا یہ کرم آپ کا یہ کرم ! ....

سادھو

بحر طویل - کام انسان آتا ہے انسان کے فرض مجھ پہ جو تھا وہ ادا کر دیا ! تیری آنکھوں میں ایشور نے دی روشنی دان کا پُتر کے یہ صلہ مِل گیا۔

شیام لال

بحر طویل۔ ہیے سیوک ہو اس جگ میں بھگوان کے پُتر انمول بنیک ہیرا بن گیا ! سادھو جی آپ نے گیان ایسا دیا کھوٹا ہیرا جو تھا وہ کھرا بن گیا۔ !!

سادھو

بحر طویل۔ لیجئے دس ہزار ہیں یہ روپے وہی آپ کے پُتر نے جو تھے مجھ کو دیئے ! اس کا مندر بنا دیجئے گا کوئی اِسی لیلا کے خاطر تھے میں نے لئے !! زر کا طالب جو سادھو ہو سنسار میں ایک کتا ہے وہ اس پہ دُھتکار ہے۔ موہ مایا ہے سنساریوں کے لئے سادھوؤں کو کب اس سے سروکار ہے۔

(سادھو کا روپیہ دینا)

سادھو کا گانا

گانا۔ باپ اِس کا ہے غافل انسان !
دُکھ کی ساتھی ہوتی ہے ماں !
دُنیا کے گورکھ دھندے میں !

Taj Tahir Foundation

شیام لال

بحرطویل ۔ بیٹا ہاتھ ہلا نہیں پتنی سے تو سامنے تیری ماما کے پھر ہو لگن ۔ ہو گی یہ بھی مگن ہوں گا میں بھی مگن ہو گی یہ بھی مگن ۔ ہوں گا میں بھی مگن ۔ !

دنگا !

بحرطویل ۔ ملے بچھڑے ہوئے ختم قصہ ہوا بسنر عشرت کا ہر دم رہے یہ چمن ! یہ دعا کرتے ایشور سے ہیں شری کرشن یہ دعا کرتے ایشور سے ہیں سری کرشن ۔ !!

اوم شانتی ختم شد اوم شانتی

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا

پتہ

شری کرشن پستکالیہ

چوک کانپور

(ہندوستانی پریس چمن گنج کانپور)

Taj Tahir Foundation

سنگیت سلطانہ ڈاکو	ہندی	و اردو	۹ آنہ
" محبت کی پتلی	"	"	"
" مہارانا پرتاپ سنگھ	"	"	"
" آنکھ کا جادو	"	"	"
" سنجھا رانی	"	"	"
" شنکر کرہ سنگرام	"	"	۱۰ آنہ
" ستی ویشیا	"	"	"
" بلیا کا شیر	"	"	۸ آنہ
" سبھاس چندر بوس	"	"	"
" ایشور کی بھکتی	"	"	"
" ماہی گیر عرف جوش جوانی	"	"	"
" عورت کا پیار	"	"	"
" مایا مچھندر	"	"	"
" قتل کی خطا	"	"	"
" پورن مل	"	"	"
" خدا دوست سلطان	"	"	"
" لجاوتی	"	"	"
" قوسی دلیر	"	"	"
" خونی ڈاکو	"	"	"
" غریب کی دنیا	"	"	"
" دراب شاہ ڈاکو	"	"	"
" ہیر رانجھا	"	"	"
" بھیشم پرتگیا	"	"	"
" پنجاب میل	"	"	۷ آنہ
" قبر کی حور	"	"	"
" پروورتن	"	"	"
" تریا چریتر	"	"	"
" ملکہاں سحر	"	"	"
" اودل کا بیاہ	"	"	"
" ویر ابھمنیو	"	"	"
" سیاہ پوش	"	"	"
" پت بھکتی	"	"	"
" لیلیٰ مجنوں	"	"	"
" حسن کی دیوی	"	"	"
" کابل پر چڑھائی	"	"	"
" حقیقت راے	"	"	"
" بیٹی کا سودا	ہندی	و اردو	۷ آنہ
" وفادار سنیم	"	"	"
" شری متی منجری	"	"	"
" غافل مسافر	"	"	"
" قتل تمیزن	"	"	"
" جادو کی چڑیا	"	"	"
" دل کی پیاس	"	"	"
" نوٹنکی شہزادی	"	"	"
" عالم آرا	"	"	"
" شیریں فرہاد	"	"	"
" امر سنگھ راٹھور	"	"	"
" انگوٹھی کی پہچان	"	"	"
" رام بنوباس	"	"	"
" لاکھا بنجارا	"	"	"
" چھبیلی	"	"	"
" پکار	"	"	"
" ہرشچندر	"	"	"
" روپ بسنت	"	"	"
" آنکھ کا تارا	"	"	"
" گل بدن	"	"	"
" ویرمتی	"	"	"
" بانسری والی	"	"	"
" یتیم شہزادہ	"	"	"
" سوہنی مہوال	"	"	"
" دولت کا نشہ	"	"	۶ آنہ
" کیچک بدھ	"	"	"
" سندر بانی	"	"	"
" درگاوتی	"	"	"
" حسن کی چنگاری	"	"	"
" دھورو چریتر	"	"	"
" بھگت پرہلاد	"	"	"
" کسان کنیا	"	"	"
" بیقصور عورت	"	"	"
" اچھوتا دامن	"	"	"
" گل صنوبر	"	"	"
" سوردھوج	"	"	"

کتابیں ملنے کا پتہ — شری کرشن پستکالیہ چوک کانپور۔

صرف تاپقل بہتمم چھاپاخانہ کانپور میں چھپا

Taj Tahir Foundation